بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴۰

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / اتوار ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۴ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۴ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک دعائے خاص

الفضل کے ذریعہ احباب کو علم ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی حالت تشویش پیدا کر رہی ہے۔ حضرت سیدہ موصوفہ نسل سیدہ میں سے پانچ میں سے اکیلے باقی ہیں۔ آپ کا وجود جماعت کیلئے آیۂ رحمت ہے کہ آپ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے مرکز سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ ان حالات میں حضرت سیدہ موصوفہ کیلئے دعاؤں کیلئے ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا بیرونِ پاکستان بسنے والے تمام مبلغین کرام اور احباب جماعت سے میں سیدہ موصوفہ کی شفاء کاملہ کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ ہمارا شافی مطلق قادر و قدیر خدا سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے، آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دختر نیک اختر کا وجود ہمارے لئے باعث رحمت و جذبِ فضلِ ایزدی کا ذریعہ ہے۔

(ایڈیشنل وکیل التبشیر)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا والہانہ لبیک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کینیڈا کے نام جو پیغام الفضل شمارہ ۱۹۹ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۸۳ء میں چھپا ہے۔ یہ ۲۰ اپریل ۱۹۸۳ء کو بھجوایا گیا تھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کے احباب نے فوری ایک نئے جذبہ اور جوشِ خدمت کا نظارہ پیش کرتے ہوئے مثالی قربانی کے مظاہرے کئے ہیں چنانچہ مکرم وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ کی مرسلہ اطلاع کے مطابق جولائی ۱۹۸۳ء تک ۳ ماہ کے قلیل عرصہ میں چار لاکھ اکتیس ہزار پچاسی ڈالرز کے وعدے مل چکے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک!

وضاحت

مکرم ذیشان دھلان صاحب مرحوم کے بارے میں الفضل شمارہ ۲۹ اگست میں جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے ان کے چار بچے لکھے گئے ہیں۔ مرحوم کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ یعنی سات بچے ہیں۔

(ایڈیشنل وکیل التبشیر)

درخواستِ دعا

محترمہ بشریٰ باجوہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اکرم باجوہ صاحب چند عوارض کی وجہ سے علیل ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال (ثانی))

واشنگٹن میں مجلس انصار اللہ امریکہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا گیا

مسعود احمد صاحب ملک ناظم اعلیٰ انصار اللہ امریکہ اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ امریکہ کا دوسرا سالانہ اجتماع مسجد فضل واشنگٹن ڈی سی میں بروز ہفتہ، اتوار بمطابق اکیس اور بائیس مئی منعقد ہوا۔

اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج نے قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں جماعت کو قول سدید اختیار کرنے کی تاکید فرمائی۔

امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مکرم مسعود احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ امریکہ نے پڑھ کر سنایا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیاتِ قرآنیہ

فی بیوتٍ اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ رجالٌ لا تلھیھم تجارۃٌ ولا بیعٌ عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً۔

کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قلبی تڑپ کی طرف توجہ دلائی جو حضور خدا تعالیٰ کے پیغام کی عالمگیر اشاعت کے لئے رکھتے تھے۔ قرآن شریف اور کشتی نوح کے حوالہ جات کے ذریعہ حضور نے داعی الی اللہ بننے کی طرف خاص توجہ دلاتے ہوئے اس کی اہمیت اور ضرورت کو واضح فرمایا۔

حضور کے پیغام کے بعد صدر مجلس انصار اللہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے اجتماع کی کامیابی اور فروغِ احمدیت کے لئے اپنی بہترین خواہشات کا اظہار کیا۔ اور انصار اللہ کو اپنی اہم ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد کھیلوں کا پروگرام تھا۔ والی بال کا مقابلہ مہمان اور مقامی ٹیم کے درمیان ہوا۔ یہ مقابلہ مقامی جماعت کی ٹیم نے جیتا۔

مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد شبینہ پروگرام میں ملک مسعود احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ امریکہ نے "انصار اللہ سے توقعات" مبشر احمد صاحب صدر واشنگٹن نے "تربیت" پر۔ نور الدین عبد اللطیف (نیویارک۔ نیوجرسی) نے تبلیغی درکشاپ پروگرام پیش کیا۔ اس اجلاس کے آخر میں فضل احمد صاحب (بوسٹن) نے مرکزی اجتماع منعقدہ ۱۹۸۲ء کی سلائیڈز دکھائیں اور مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ شبینہ اجلاس رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

۲۲ مئی کو تلاوت قرآن پاک اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک میں اوّل عبد الحمید صاحب بھٹی دوم نعیم احمد صاحب سوم محمد صادق صاحب قرار پائے۔ فی البدیہہ تقریر میں اوّل انعام منور احمد صاحب سعید نے حاصل کیا جبکہ دوم اور سوم انعامات رشید احمد صاحب اور صلاح الدین شمس نے حاصل کئے۔

تقاریر میں منور احمد صاحب سعید اوّل۔

(باقی صفحہ پر)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۴ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح ۸ بجے)

رات بھر پیشاب بہت زیادہ آتا رہا جس کی وجہ سے بے خوابی کی تکلیف رہی۔ پیٹ میں نفخ کی کیفیت ہے اور بہت بے چینی ہے۔ کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ جسم میں درد کا حال بہت تکلیف دے رہا ہے

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت شعائر اللہ وجود کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور جملہ عوارض اور تکلیفات سے محض اپنے فضل اور رحم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

کشتی نوح کی طرح ایک اور کشتی بھی ہے جو خدا کی آنکھوں کے سامنے بنائی گئی اور وہ ہے جماعت احمدیہ

اس جماعت میں شامل ہونیوالوں کو خدا تعالیٰ نے یہ ضمانت دی ہے کہ تم تمام ہلاکتوں سے محفوظ کئے جاؤ گے

اس کشتی میں حفاظت کی خوشخبری تو ضرور ہے لیکن یہ ضمانت اسوقت تک ہے جبتک اعمال صالحہ موجود رہیں گے

وہ خدا جس نے غیر صالح اعمال کی وجہ سے حضرت نوحؑ کے بیٹے کو نہیں بچایا وہ آئندہ بھی کبھی ایسے شخص کو نہیں بچائے گا

پس ہمارے لئے جہاں امن کا مقام ہے وہاں خوف کا بھی مقام ہے، اسلئے تقویٰ کیساتھ استغفار کرتے ہوئے زندگی گذارنی چاہیئے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۱۳ ہجرت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۳ مئی ۱۹۸۳ء
بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ :- مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی۔ ربوہ

نوٹ :- صیغہ زود نویسی اس خطبہ کو اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ ھود کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ

(آیت ۳۷ - ۳۸)

پھر فرمایا :-

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا کا بھی ذکر کیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا گویا آپ نے اپنی قوم کے لیے بالآخر بددعا کی اور اپنے رب سے عرض کی کہ اے خدا! ان کافروں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہے اور دنیا کو ان سے اور ان کی ناپاک پیدا ہونے والی نسلوں سے ہمیشہ کے لیے پاک کر دے ساتھ ہی میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی

یہ دعا دراصل بددعا نہیں تھی

بلکہ منشاء الٰہی کے مطابق آپ کو پہلے سے خبر دیدی گئی تھی کہ اب اس قوم میں کوئی بھی ہدایت پانے والا موجود نہیں ہے۔ اور چونکہ انسانی زندگی کے مقصد کے خلاف ہے کہ کوئی انسان خدا تعالیٰ کو کلیتہً بھلا کر ہمیشہ کے لیے اس سے کٹ جائے اور اس کی آئندہ نسلیں بھی ناپاک پیدا ہوں، اس لیے ان لوگوں کے لیے دعا کی اجازت ہی نہیں دی گئی تھی۔

وہ آیات جن سے میں نے استدلال کیا تھا ان کی میں نے اس وقت تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے نوح کی طرف وحی کی کہ اب تیری قوم میں سے کوئی تجھ پر ایمان نہیں لائے گا سوائے اس کے جو پہلے ایمان لا چکا ہے۔ پس اب تو ان پر کسی قسم کا افسوس نہ کر، حسرت نہ کر۔ جو ان کی تقدیر تھی وہ لکھی جا چکی ہے۔

یہ جو میں نے کہا کہ دراصل ہر نبی اپنی قوم کے لیے دعا کرنا چاہتا ہے اور کسی حالت میں بھی بددعا نہیں کرنا چاہتا، اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے معاً بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

کہ اے نوح! ہم جانتے ہیں کہ اس خبر کے بعد بھی تیرا دل بیقرار ہوگا اور تو اپنی قوم کے لیے دعا کرنا چاہے گا مگر ہم تجھے اس کی اجازت نہیں دیتے لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ہمیں اس قوم کے متعلق کچھ نہ کہہ، اس کے متعلق ہم سے ہرگز کوئی بات نہ کر جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ، کیونکہ انکی یہ تقدیر کہ یہ غرق کیے جائیں گے لکھی گئی ہے، آخری ہو چکی ہے۔

اگر آپ ان آیات کا غور سے مطالعہ کریں تو ان میں اور بھی بہت سے گہرے سبق ملتے ہیں۔ فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا یہاں ایک ایسی کشتی کا ذکر ہے جس کے متعلق دو باتیں اس کو تمام دنیا میں بننے والی کشتیوں سے نمایاں اور ممتاز کر دیتی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا ہماری نگاہ کے سامنے

ہماری نظر کے سامنے یہ کشتی بنا

ایک مالک کو جو چیز بہت پیاری ہو وہ اسے اپنے سامنے بنواتا ہے۔ لیکن نسبتاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم پیاری یا ایسی چیزیں جن کی اس کو خاص پرواہ نہیں ہوتی ان کی نگرانی ملازموں کے سپرد کر دیتا ہے اور بعض دفعہ دوسروں کو بھی اس بارہ میں تاکید کر دیتا ہے۔ لیکن جس چیز سے اسکو غیر معمولی پیار ہو اور وہ پسند نہ کرے کہ اس کی بناوٹ میں ذرا سی بھی کوئی چیز اس کی مرضی کے خلاف ہو جائے اسکو بنوانے کے لیے وہ خود کھڑا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بڑے بڑے قیمتی اوقات والے لوگ بھی مسلسل کھڑے ہو کر بعض چیزوں کو اپنے سامنے بنواتے ہیں۔ مثلاً جب تعلیم الاسلام کالج بنایا جانے لگا تو چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ (اس وقت تو آپ خلیفۃ المسیح نہیں تھے) کو تعلیم سے بڑا پیار تھا اور کالج سے بڑا پیار تھا اس لیے دن رات سردی ہوتی یا گرمی، موسم کیسا بھی خراب ہوتا آپ اپنا سارا زائد وقت اس کی تعمیر کی نگرانی پر لگایا کرتے۔ خود چھت پر کھڑے ہو کر اپنے سامنے مزدوروں کو ہدایات دیتے کہ فلاں کمی پوری کرو، فلاں نقص پیدا ہو رہا ہے اسکو ٹھیک کرو۔ الغرض آپ نے کالج کی تعمیر پر بڑی محنت کی تھی۔ پس یہ ایک فطرتی تقاضا ہے کہ جس چیز سے انسان کو زیادہ پیار ہو اور جس کو وہ اہمیت دے اس پر وہ مسلسل نظر رکھتا ہے۔ اس لیے یہ ایک عجیب کشتی تھی کہ اس جیسی کشتی نہ کبھی پہلے بنی، نہ کبھی بعد میں ظاہری صورت میں بنائی گئی۔ اس لیے کہ فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا اے نوح! ہم اس کشتی کے اوپر مسلسل نگاہ رکھیں گے۔

وَوَحْيِنَا دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ اے نوح! ہم نے تجھے جو ہدایت کی ہے اور جو کاریگری ہم نے تجھے سکھائی ہے اس کے مطابق یہ کشتی بنا۔ یہ کاریگری حضرت نوحؑ نے کسی اور سے تو نہیں سیکھی تھی۔ کشتی بنانا تو آپ جانتے ہی نہیں تھے۔ پس ایک ایک کیل جو ٹھونکا گیا اور ایک ایک میخ جو لگائی گئی اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اسکو اسطرح رکھو اور اسطرح لگاؤ۔ الغرض یہ کشتی مسلسل اللہ تعالیٰ کی آنکھوں کے سامنے اور اس کی وحی کے تابع بنائی جا رہی تھی۔

اس سے ایک یہ خیال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اتنی عظیم الشان اور مقدس کشتی جو

اپنی نوع میں بے نظیر اور بے مثل

ہو بعید نہیں کہ اس کا نشان آج کہیں مل جائے۔ نسبتاً ادنیٰ ادنیٰ چیزیں بھی زمانے نے محفوظ رکھی ہیں۔ مٹی کے ڈھیر میں دبی ہوئی FOSSILIZED شکلوں میں مختلف قوموں کی تاریخیں ملتی ہیں اور لکڑی کے بہت پرانے کام بھی ملتے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ چونکہ کشتی لکڑی کی تھی اس لئے ضرور ضائع ہو گئی ہوگی، یہ بھی درست نہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے پرانے زمانوں کی لکڑی کی بنی ہوئی چیزیں بھی اب دستیاب ہو چکی ہیں۔ چنانچہ یہ خیال بہت سے مفکرین اور محققین کو بھی آ چکا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی تلاش مختلف جگہوں پر ہوتی رہی ہے۔ کوہ ارارات پر بھی اور بعض دوسری جگہوں پر بھی وقتاً فوقتاً بعض EXPEDITIONS یعنی مہمات اس کشتی کی تلاش میں بھیجی گئی ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اسے تلاش کرنے کی کوشش کی، ان کا جغرافیہ بائیبل پر مبنی تھا، اور قرآن کریم جو جغرافیہ بیان کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو بائیبل بیان کرتی ہے، اس لئے طبعی بات ہے کہ ان کی ساری کوششیں ناکام ہونی تھیں اور اب تک ناکام رہی ہیں۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی احمدی مہم کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ قرآن کریم کے بیان فرمودہ نقشے اور جغرافیے کے مطابق اس کشتی کو تلاش کرے اور وہ دستیاب ہو جائے۔ اگر یہ کشتی دستیاب ہو تو یہ ایک بے نظیر کشتی ہوگی۔

لیکن یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ میں ایک اور کشتی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ کشتی بھی خدا کی آنکھوں کے سامنے بنائی گئی اور خدا تعالیٰ کی ہدایات کے تابع تشکیل دی گئی۔ وہ کشتی آپ ہیں یعنی جماعت احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ تو ایک کشتی تیار کر۔ وہ کشتی کیا ہے؟ وہی جماعت احمدیہ جس میں شامل ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دیتا ہے کہ تمام دنیا کی ہلاکتوں سے تم محفوظ کئے جاؤ گے۔ پس حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہری، لکڑی کی کشتی کی بھی بڑی قدر و قیمت ہے اور اس کو تلاش کرنے والے بھی یقیناً بڑے خوش قسمت ہوں گے لیکن بہت زیادہ قیمتی ہے وہ کشتی جو حضرت نوحؑ کی قوم کو نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کو عطا ہوئی، جو پہلے ایک تعلیم کی شکل میں ظاہر ہوئی اور پھر اس تعلیم نے

ایک جماعت کا روپ دھار لیا

اور ایک جماعت کی شکل میں آج وہ دنیا میں موجود ہے اور دنیا کے ہر ملک میں اس کشتی کے نمونے بن رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جتنے اعلیٰ کاریگر نے کوئی چیز بنائی ہو اتنا ہی زیادہ ظلم ہوتا ہے اس میں دخل اندازی کرنا اور اس کی شکل کو بگاڑنا۔ کیونکہ ایک کامل تصویر کو اگر ایک ادنیٰ نقاش چھیڑے گا تو اس میں کوئی خوبصورتی پیدا نہیں کر سکے گا بلکہ بدصورتی پیدا کرے گا۔ ایک کامل صناع کی پیداوار میں اگر کوئی اناڑی دخل دے گا تو سوائے اس کے کہ اس کی اچھی بھلی صورت کو بگاڑ دے اور کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔ پس یہ کشتی یعنی جماعت احمدیہ وہ مقدس کشتی ہے جس کے خدوخال خود اللہ تعالیٰ نے اپنی آنکھوں کے سامنے اور اپنی وحی کے مطابق تشکیل دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نظام کو ڈھالنے میں اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی دخل نہیں دیا۔ آپ کی اپنی سوچ کا اس میں کوئی بھی دخل نہیں۔ کشتی نوحؑ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اللہ تعالیٰ بہت کھلے اور واضح طور پر فرماتا ہے کہ اس کی تمام تفاصیل ہم نے بتائیں اور اسے اپنی نگرانی میں بنوایا۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تعلیم جس نے جماعت احمدیہ کی شکل میں تجسم اختیار کیا، کشتیٔ نوحؑ ہے اور یقیناً یہ کشتیٔ نوحؑ ہے تو اس کا ہر پہلو، اس کا ہر ذرہ اور اس کی ہر نوک پلک اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع بنی ہے۔ اس لیے خوبصورت جماعت کے خدوخال کو زندہ اور جاری رکھیں۔ اگر تابعین نے یا تبع تابعین نے اُن نقوش میں فرق ڈال دیا اور تبدیلیاں پیدا کر دیں تو پہلے بھی اگرچہ جماعتیں یہ ظلم کرتی چلی آئی ہیں لیکن یہ بہت بڑا ظلم ہوگا کہ ایسی جماعت جس کو اللہ تعالیٰ نے کشتیٔ نوحؑ سے تشبیہ دی ہو اور نہایت ہی پیار کے ساتھ اس کا ذکر قرآن کریم میں محفوظ فرمایا ہو، وہ دیکھتے دیکھتے دو تین نسلوں میں ہی اس کشتی کے نقوش بگاڑ دے۔

دوسرا پہلو اس میں یہ ہے کہ جتنے بڑے طوفان ہوں اتنی زیادہ احتیاط کے ساتھ کشتیاں بنائی جاتی ہیں اور بہت بڑے بڑے ماہر صناع اپنی ساری کوششیں اور اپنا سارا علم اس بات میں صرف کر دیتے ہیں کہ یہ کشتی یا یہ جہاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کے امکانی خطرے کا مقابلہ

کر سکے۔ چنانچہ جنگِ عظیم ثانی میں بھی ایسے جہاز بنائے گئے اور ان کے بارے میں بڑے بڑے دعاوی بھی کئے گئے۔ مثلاً انگلستان نے ایک ایسا جہاز بنایا جس کے متعلق یہ دعویٰ تھا کہ یہ ہر قسم کے امکانی خطرے کا مقابلہ کرنے کے قابل ہے۔ لیکن جب وہ سمندر میں اُتارا گیا تو پہلی دفعہ ہی ایسے طوفان سے اس کا سامنا ہوا کہ وہ پھر واپس نہیں آسکا۔ حالانکہ اُس زمانے کی سب سے ADVANCED ٹیکنالوجی اس کے پیچھے تھی اور دنیا کے چوٹی کے جہاز بنانے والوں نے اپنی قوتیں اس پر صَرف کی تھیں۔ انسان تو نااہل ہوتا ہے۔ وہ اپنی لاعلمی کے نتیجے میں، اپنی جہالت میں بعض دفعہ بڑے دعاوی کر دیتا ہے لیکن عملاً اِن دعاوی کو سچا ثابت نہیں کر دکھاتا۔ لیکن جو کشتی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہو اس کے متعلق یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی ایسا طوفان بھی آئے گا جو اس کشتی کو غرق کر سکے۔ پس اگر آپ اِس کشتی کے خدوخال کی حفاظت کریں گے تو یہ خود آپ کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ کتنی بڑی بڑی تحریکیں آپ کو مٹانے کے لئے چلی ہیں اور کس طرح ان کی لہریں آپ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں اور ان کا کوئی وجود باقی نہیں رہا اور کس شان کے ساتھ مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کی بنی ہوئی یہ کشتی اسی طرح لہروں کے اُوپر غلبے کے ساتھ تیرتی چلی گئی۔ پس اگر آپ نے اس مقدس صنّاع کی بنائی ہوئی ترکیبوں میں اپنے دماغ کی بیہودہ اور لغو ترکیبوں کو دخل نہ دینے دیا، اگر آپ نے بڑی حفاظت اور پیار کے ساتھ اور جاں سوزی کے ساتھ اس کے ادنیٰ سے ادنیٰ نقوش کی بھی حفاظت کی تو یہ چند معمولی تحریکیں کیا چیز ہیں اگر وہ طوفان بھی اُٹھے جسے عالمی طوفانِ نوحؑ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ اگر ایسی لہریں بھی بلند ہوں جو پہاڑوں کو غرق کر دیں اور دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو تباہ کر دیں تو مَیں آپ کو قرآنِ کریم کی تعلیم کی رُو سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے الہام کی روشنی میں یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ وہ کشتی ہے جس کا دنیا کا کوئی طوفان بھی کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔

یہ لازماً غالب آئے گی

اور پہاڑوں کی بلندیوں پر بلند ہو گی۔ طوفان تھمیں گے تو یہ نیچے اُترے گی۔ لیکن ایسا کوئی طوفان نہیں جو اس کشتی کو ڈبونے کے لئے پیدا کیا گیا ہو۔ لیکن شرط یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کی بنائی ہوئی کشتی ہے۔ اسے انسانی ہاتھوں سے ناپاک اور گندہ نہ کریں۔

آیت وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا ..... کا دوسرا پہلو جو خاص طور پر توجّہ کا مستحق ہے وہ ہے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ کہ اے نوحؑ! ظالم لوگوں کے متعلق مجھ سے خطاب نہ کر۔ حالانکہ دوسرے انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کے لئے دعا کرنے سے منع نہیں فرمایا۔ نہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو منع فرمایا نہ ہی حضرت لوطؑ علیہ السّلام کو۔ دعا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ تو کہا کہ اب اس بات کو چھوڑ دو لیکن یہ اَور طرح کا منع کرنا ہے۔ یہ تو فرمایا کہ ہم تمہیں خبر دے رہے ہیں۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنے کی اجازت نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے متعلق تو یہاں تک فرمایا۔ يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ (ھود آیت: ۷۵) کہ وہ ہمارے ساتھ جھگڑ رہا تھا۔ اب یہ جھگڑنا بڑے پیار کا اظہار ہے۔ یہ مراد تو نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو معلوم ہو چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا اور پھر بھی وہ اصرار کر رہے تھے کہ خدا قومِ لُوطؑ کو بچا لے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اشارۃً یا کنایۃً بھی اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دعا سے منع نہیں فرمایا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا خدا کی نگاہ میں جو مقام تھا اس کی وجہ سے یہ ناممکن تھا کہ آپؑ خدا کی طرف سے اشارہ پانے کے بعد کسی قسم کی گفتگو فرماتے۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محبت اور پیار کے ساتھ مجادلے کا موقع دینا

ایک بہت بڑی بات

ہے۔ چنانچہ آپؑ نے قومِ لُوطؑ کو ہلاکت سے بچانے کے سلسلہ میں خوب زور لگایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی زور لگانے دیا کہ یہ دلیلیں بھی نکالو، وہ دلیلیں بھی نکالو۔ اس قوم کو بچانے کے لئے جو بھی جواز تمہارے ذہن میں آسکتا ہے وہ پیش کر لو اور ہم تمہیں بتاتے چلے جائیں گے کہ یہ جواز بھی درست نہیں، وہ جواز بھی درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابراہیم! اس قوم کو بچانے کی اگر ایک بھی وجہ جواز ہوتی تو ہم اُسے بچا لیتے۔ پھر منع بھی کیسے پیار سے فرمایا۔ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ (ھود آیت: ۷۷) کہ اے ابراہیم! اب بس کر، جانے بھی دے، چھوڑ اس قصّے کو۔ اللہ کا حکم تو آ بھی چکا ہے، سر پہ آ کھڑا ہے جس کو ٹالنے کی تو کوشش کر رہا ہے۔ اب دیر ہو چکی ہے۔ اب وقت نہیں رہا کیونکہ ہماری تقدیر ظاہر ہو گئی ہے۔ کیسا عظیم الشان پیار کا اظہار ہے حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے اور آپؑ کی دعاؤں کو بھی کتنے پیار سے ردّ کیا ہے۔ ساتھ ہی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ (ھود آیت: ۷۶) کہہ کر آپؑ کی تعریف بھی کر دی اور آپؑ کی بڑی ہی دلجوئی فرمائی۔

اس کے برعکس حضرت نوح علیہ السلام کو اجازت ہی نہیں ملتی کہ وہ اپنی قوم کے متعلق کوئی ذکر بھی کر سکیں۔ اس میں کیا حکمت تھی؟ اگر آپ غور کریں تو اس میں آپ کو

بہت ہی گہرا اور بہت ہی عظیم الشّان سبق

نظر آئے گا۔ ایک ایسا سبق جو انسانیت کے مقام کو بہت بلند اور ارفع کر دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس قوم کے لئے دعا کر رہے تھے اس کا آپؑ سے کوئی بھی رشتہ نہیں تھا۔ آپؑ کی اولاد میں سے کوئی ایک فرد بھی اس قوم میں شامل نہیں تھا جس کے لئے آپ بیقرار تھے، جس کو بچانے کے لئے آپؑ ترساں و لرزاں تھے اور عاجزانہ دعائیں کر رہے تھے۔ لیکن حضرت نوح علیہ السّلام نے جس قوم کے لئے دعا کرنی تھی اُس میں اُن کے بیٹے نے بھی شامل ہونا تھا۔ اس لئے اِس لطیف بات میں یہ بھی ایک انذار کا پہلو تھا کہ نوحؑ کو اس لئے منع کیا جا رہا ہے کہ انبیاء کی شان کے خلاف ہے کہ ان کے ترحّم میں نفس کی ادنیٰ سی ملونی بھی شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے لئے بھی دعائیں کرنے کی اجازت دے دیتا ہے لیکن چونکہ نبی کا اپنا بیٹا شامل ہو گیا ہے اس لئے فرمایا کہ اب تیرا یہ مقام نہیں رہا کہ تو اس کے لئے دعا کرے۔ اب اگر تو دعا کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ کہنے والا یہ کہے اور سوچنے والا آئندہ یہ سوچے کہ نوحؑ نے اس لئے دعا کی تھی کہ آپؑ کا اپنا بیٹا بھی شامل تھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نوحؑ! مَیں تجھ پر یہ داغ نہیں لگنے دینا چاہتا۔ تمام انبیاء کو دعا کی اجازت دوں گا لیکن تجھے یہ اجازت نہیں دونگا۔ کیونکہ تیرے اپنے خون کا حصّہ بھی ان لوگوں میں شامل ہو گیا ہے جن پر عذاب آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت نوح علیہ السلام کو دعا سے منع فرمانا جس غرض سے تھا اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکھوتے ہوئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ○ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ○ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○"

(ھود آیت : ۴۲ تا ۴۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت نوح نے کہا کہ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ یا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو فرمایا کہ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا

یہ کہتے ہوئے کہ اللہ ہی کے سپرد ہے، اسی کے نام کے ساتھ ہے اس کا جاری ہونا اور اس کا بلند ہونا۔ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ میرا رب تو بہت ہی بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور یہ ایسی کشتی تھی جو پہاڑوں کی طرح بلند موجوں پر سوار تھی اور وہ موجیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھیں۔ اچانک نوحؑ نے کیا دیکھا کہ اس کا بیٹا ایک ایسی جگہ کھڑا ہے جہاں قریب تھا کہ موجیں اس کو جا لیتیں۔ آپ نے اسے دیکھ کر بیقراری سے آواز دی اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ اور کافروں میں سے نہ ہو۔ نوحؑ کے بیٹے نے جواب دیا میں تو پہاڑ پر پناہ لے لوں گا۔ یہ طوفان کیا چیز ہے۔ ایک سے ایک بلند پہاڑ میرے سامنے ہے۔ جوں جوں موجیں بڑھتی چلی جائیں گی میں بھی بلند تر ہوتا جاؤں گا معلوم ہوتا ہے وہ ایسا علاقہ تھا جس کے اردگرد پہاڑ بھی تھے اور ایک کے بعد دوسری بلند چوٹی تھی۔ جب یہ واقعہ ہوا اس وقت نسبتاً نچلی جگہ پہ تھے۔ بہرحال جب حضرت نوحؑ نے بیٹے کو پکارا تو اس نے جواب دیا یہاں تو پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔ میں ایک کے بعد دوسرے پہاڑ کی طرف رجوع کرتا چلا جاؤں گا۔ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ حضرت نوحؑ نے جواب دیا۔ اے میرے بیٹے آج

اللہ کے عذاب سے کوئی پناہ نہیں

اگر ہے تو اس کشتی میں ہے اس کے سوا آج روئے زمین پر کوئی جگہ نہیں جو کسی انسان کو خدا کے فیصلے سے بچا سکے۔ اور ابھی آپ یہ جواب دے ہی رہے تھے کہ ایک ایسی موج اٹھی جس نے آپ کے بیٹے کو نظر سے غائب کر دیا اور پھر اس کو دوبارہ نہیں دیکھا گیا کیونکہ وہ غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا۔ پس یہ واقعہ ہونے والا تھا جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو خطاب کرنے سے منع فرما دیا۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت تک حضرت نوحؑ نے کلام نہیں کیا جب تک کہ یہ سارا طوفان گزر نہیں گیا۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ادھر یہ واقعہ ہوا ادھر حضرت نوحؑ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اے خدا! تو نے اس کو ہلاک کر دیا حالانکہ یہ تو میرا بیٹا تھا لیکن یہ بات ہرگز درست نہیں چنانچہ فرماتا ہے۔ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہ خدا نے زمین کو حکم دیا کہ وہ اپنا پانی جذب کر لے اور آسمان کو فرمایا کہ وہ تھم جائے۔ پھر پانی نیچے ہوا اور اس کے بعد

کشتی پہاڑ کی چوٹی پر جا لگی۔

اس کے بعد حضرت نوحؑ کے خدا سے کلام کا ذکر ہے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس سارے عرصے میں حضرت نوحؑ کو اپنے بیٹے کے مرنے کا دکھ ضرور تھا لیکن اس کی موت کا اتنا دکھ نہیں جتنا اس تعجب کی بناء پر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا کہ تیرے اہل کو میں نجات بخشوں گا۔ پھر یہ کیا واقعہ ہو گیا؟ پس دراصل یہ دکھ نہیں تھا کہ میرا بیٹا کیوں ہلاک ہوا بلکہ یہ دکھ تھا کہ میری پیشگوئی کیوں پوری نہیں ہوئی۔ خدا کا کلام جو مجھ سے ہوا تھا میں نے اس کو سمجھنے میں غلطی کی ہے یا یہ کیا واقعہ ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو واضح خبر دی تھی کہ میں تیری اولاد کو بچاؤں گا اور میرا بیٹا تو میری اولاد تھی۔ پھر وہ میری نظروں کے سامنے دیکھتے دیکھتے کیوں ہلاک ہو گیا۔ لیکن یہ عرض اس وقت کی جب یہ سارا معاملہ گزر گیا۔ ورنہ اس وقت تو انبیاء کی شان کے خلاف ہے کہ اشارۃً یا کنایۃً بھی ایسا کلام منہ پر لائیں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے کلام پر کسی معنی میں بھی کوئی حرف آئے۔

پس حضرت نوح علیہ السلام نے بڑی

خاموشی اور صبر کے ساتھ

بیٹے کی ہلاکت کو برداشت کیا اور کوئی لفظ منہ پر نہیں لائے اور جب پوچھا ہے تو یہ نہیں کہا کہ بیٹا کیوں مرا ہے اس کو تو زندہ رہنا چاہیئے تھا بلکہ یہ عرض کی کہ اے خدا! وہ تو میری اولاد تھی۔ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے۔ پھر یہ کیا معمہ ہو گیا اور یہ کیا واقعہ ہو گیا کہ تیرے وعدے کے باوجود بیٹا ہلاک ہو گیا؟ اس لئے اس طرز بیان میں کوئی گستاخی نہیں ہے۔ بڑی ہی عاجزی کا اظہار ہے کہ میری انسانی عقل، میری بشری نظر اس معمے کو حل نہیں کر سکتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ معمہ کھولا اور فرمایا۔ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ کہ اے نوحؑ! وہ تیرا بیٹا کس طرح ہو گیا، وہ تیرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل بیت میں سے نہیں تھا اس لئے کہ اسکے عمل گذرے تھے۔

چنانچہ ہمیشہ کے لئے اہل بیت کی تعریف فرما دی۔ فرمایا کوئی ظاہری رشتہ اور ظاہری خون کا تعلق کسی کو نہیں بچا سکے گا۔ ادنےٰ لوگوں کو بھی نہیں بچا سکے گا۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ اظہارِ محبت اور پیار اللہ تعالےٰ نبی سے کر سکتا ہے۔ پس نبی کا ظاہری خون بھی اس کی ایسی اولاد کو نہیں بچا سکا جس نے اس خون کی قدر نہیں کی، اس کے پیغام کی حفاظت نہیں کی اور اپنے اعمال صالحہ میں نبی کے اعمال صالحہ کو جاری نہیں کیا۔ اس لئے جو روحانی طور پر کاٹا گیا وہ جسمانی طور پر بھی کاٹا گیا۔

یہ ایک اور سبق ہے

جسکی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کشتی نوح میں حفاظت کی خوشخبری تو ضرور ہے، اہل خاندان کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جو خاندان سے ظاہری تعلق تو نہیں رکھتے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے اس کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ ضمانت اس وقت تک ہے جب تک اعمال صالحہ موجود رہیں گے۔ جب بھی اعمال صالحہ میں کمزوری واقع ہوئی تو وہ خدا جس نے حضرت نوحؑ کے بیٹے کو ہلاکت سے نہیں بچایا وہ آئندہ بھی کبھی نہیں بچائے گا۔ ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے غیر منصف خدا سمجھا جائے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں تو خدا نے نبی کے ظاہری بیٹے کو بچانے سے انکار کر دیا لیکن بعد کے کسی زمانے میں ظاہری اولاد کی قدر کرتے ہوئے اسے اس لئے بچا لے کہ کسی پیارے کی اولاد ہے۔ کیا قیامت کے دن حضرت نوحؑ یہ سوال نہیں کر سکیں گے کہ اے خدا! مجھے بھی تو تُو نے ہی نبی بنایا تھا مجھ سے بھی تو تُو نے ہی پیار کا اظہار کیا تھا ایسا پیار کہ میری خاطر ساری دنیا کو ہلاک کر دیا اور کوئی پرواہ نہیں کی تو میرے بیٹے کو کیوں معاف نہیں کیا۔ جبکہ بعد میں آنے والوں کے بیٹوں کو معاف کیا گیا۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے انصاف پر یہ ایک ایسا الزام ہے جو کبھی نہیں لگایا جا سکتا۔

اس لئے جہاں امن کا مقام ہے وہاں خوف کا بھی مقام ہے۔ جہاں خوشخبری سے ہمارے دل بلیوں اچھل رہے ہیں کہ تمام دنیا کے طوفان مل کر بھی ہمیں ہلاک نہیں کر سکیں گے۔ وہاں

یہ خوف بھی دامنگیر رہنا چاہیئے

اور تقوےٰ کے ساتھ، استغفار کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیئے خدا نہ کرے ہم میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں جو بظاہر اس کشتی میں سوار ہوں لیکن حقیقت میں اس کشتی سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو، جو بظاہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل ہوں اور جماعت کی طرف منسوب ہو رہے ہوں لیکن جب طوفان آئیں تو وہ انکو الگ کر دیں اور کھوٹے اور کھرے میں ایسی تمیز ہو جائے کہ اس وقت معلوم ہو کہ کون احمدی تھا اور کون احمدی نہیں تھا۔ خدا ایسا وقت نہ لائے کہ ہم میں سے کچھ، ہمارے پیاروں میں سے کچھ، ہمارے قریبیوں میں سے کچھ ایسے طوفان میں غرق کئے جائیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ کامل وفا کے ساتھ، پورے احتیاط کے ساتھ، پورے تقوےٰ کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ، حق کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اس کشتی کی حفاظت کرتے چلے جائیں۔ جو آج تمام دنیا کو بچانے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائمقام معتمد)

قائدین کرام توجہ فرمائیں!

مرکز کی طرف سے ۱۰ ستمبر تا ۱۶ ستمبر ہفتہ تربیت منانے کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے یہ پروگرام تمام قائدین مجلس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا ہے۔ تمام قائدین کرام اس کے مطابق اپنے اپنے حلقہ میں ہفتہ تربیت منائیں۔ اگر کسی وجہ سے پروگرام نہ مل سکے تو خود پروگرام تیار کریں اور ان تاریخوں میں ضرور ہفتہ تربیت منائیں۔ اور پروگرام ختم ہوتے ہی اس کی رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مہتمم تربیت۔ مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ)

بقیہ واشنگٹن سے

امین اللہ صاحب سالک دوم، صلاح الدین صاحب تیسرے سوم رہے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب منیر نے "کیا میری جنگ عظیم ناگزیر ہے" پر تقریر کی۔

دینی معلومات کے مقابلہ میں کثیر تعداد نے حصہ لیا۔ فیصلہ کے مطابق امین اللہ خان سالک صاحب اوّل عمر بلال صاحب دوم سلیم ناصر ملک سوم قرار پائے۔

اس کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے نظام وصیت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے وصیت کے اقتصادی اور روحانی پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے "اسلام اور مسئلہ فلسطین" پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا مذہبی کتب کی اخبار کے مطابق فلسطین سے یہود کا تصرف ایک روز ضرور ہوگا۔

اس کے بعد ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کی محفل گرم رہی جو بہت دلچسپ تھی۔ نیشنل پریذیڈنٹ برادرم مظفر احمد صاحب نے "احمدیت" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو خلیفۂ وقت کا جاں نثار خادم بننا چاہیئے

آخر میں مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے مقابلہ جات میں اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو خصوصی سندیں عطا کیں اس کے علاوہ سب سے زیادہ مقابلہ جات میں حصہ لینے والے دوست عبدالمالک صاحب کو وصولی چندہ میں اوّل آنے والی جماعت کو۔ اجتماع میں سب سے زیادہ حصہ لینے والی مجلس کو بہترین انصار، کارکن، بہترین خادم کارکن کو انعامات تقسیم فرمائے

اپنی آخری تقریر میں مشنری انچارج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے اطاعت گزاری تبلیغی مساعی کو بڑھانے اور داعی الی اللہ بننے کی تلقین فرمائی۔ (خالد)

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس ملک کے رہنے والے انصار، خدام، لجنہ اماء اللہ کو اپنے فرائض بوجوہ احسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انصاراللہ کے مرکزی اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے: قائد عمومی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم شدہ : ۱۹۱۱ء
دواخانہ حکیم نظام جان
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اسقاط کی شکار دکھی عورتوں کے لئے
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲
ایجنسیز:
دواخانہ حکیم نظام جان، اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار بچیروالا

پھول مصالحے
پسنی پاؤڈر
فرنچ، کاغذ سے پاک، ہاتھ سے کوٹے ہوئے مصالحہ جات
ڈسٹری بیوٹر: اقبال ٹریڈرز نمونہ کیٹ گولبازار ربوہ فون ۴۱۲

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل
پڑتل کیلئے ہمارے ہاں
رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

ضرورت خادم / خادمہ
گھریلو کام کے لئے ایک بڑی عمر کی خادمہ یا خادم کی ضرورت ہے۔
تنخواہ بذریعہ ملاقات طے کی جائے گی۔
حلقہ کے صدر صاحب کی وساطت سے درج ذیل پتہ پر درخواست ارسال کریں۔
چوہدری محمود احمد
معرفت پوسٹ بکس ۸۹۵۶
کراچی ۲۹ - (فون نمبر 540866)

احمد موٹرز
فون نمبر ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز فون گھر ۴۵۱۴۳
- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
- گاڑیوں کی اطمینان بخش
- اوورہالنگ - ڈینٹنگ
- پینٹنگ الیکٹرک - ویل بیلنسنگ
- ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجسٹری کیمپ مری روڈ راولپنڈی

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
- ۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور - ۱۰ - ارشاد مان کالونی لاہور
- ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَالنَّاصِر
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون: ۶۱۷۰۶۹

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس: گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فیکٹری
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر: ۶۸۱۲۶ گھر: ۶۲۹۳۰ فیکٹری: ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱ - سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ❖ چوک زید کا ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، دمہ، تبخیر معدہ، خارش، چنبل، بواسیر
زنانہ، مردانہ مخصوص امراض کا بفضلِ خدا تسلی بخش علاج

سرمہ نور آئی کاجل مطب شفاخانہ رفیقِ حیات

گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

موجد پائلز کیور کی مشکور
Respiratory System نظام تنفس
کی پرانی بیماریوں کے کامیاب نسخے جو دوسری دوائیاں [illegible] استعمال ہو سکتے ہیں۔
دمہ Asthma Course Rs. 40/-
نزلہ حلق Catarrh Cure Rs. 15/-
پرانا زکام Cold Cure Rs. 15/-
مزمن کھانسی Cough Cure Rs. 15/-
ٹانسلز۔ ناک کی بندش۔ گلے کی سوزش و خراش وغیرہ کی
کیورز (CURES) مارکیٹ سے ۱۵/- کی کیور۔ ڈاک پارسل سے ۵/- مزید۔
ہر اسٹیشن ایجنٹ و لٹریچر مفت
رکیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۹

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں۔
اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیثِ نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۳۸۴۹ فون گھر:- ملک عبداللطیف سنگوہی ۶۷۴۴۸

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص و مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں۔
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائٹر:- اعجاز احمد

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۸

خدا کے فضل سے
نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولادہ مرض اٹھرا کی
★ دکھی بہنوں کا تسلی بخش علاج ★
جبوب اکسیر اٹھرا
قیمت ۱۰ کولی
حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چنیوٹ گولبازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات ادیر
• چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فون نمبر ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱
کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند
احباب کیلئے سنہری موقع
ہمارے پاس انتہائی باموقعہ پلاٹس اور مکانات موجود ہیں۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی نیت سے مکانات و پلاٹس خریدنے کے لئے ہم سے فوری رابطہ قائم کریں۔ گزشتہ سال کی نسبت مکانات و پلاٹس ارزاں قیمت پہ دستیاب ہیں
مومن کلاتھ و مومن اسٹیٹس
(پراپرٹی ڈیلر) گول بازار ربوہ فون ۵۱۷

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند ارجمند جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ ستمبر
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں
جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
MINOCHAN CORPORATION
3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO-KU TOKYO 153
JAPAN CABLE:- MINOCHANN TOKYO

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
* ہر نقص سے پاک
* حق شفعہ سے مبرا
* مکمل ضمانت
* فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک:- جس میں پختہ سڑکیں نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔
شکور پارک:- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ نامر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔
رابطہ کیلئے:-
پروپرائٹر:- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴